

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

کورس (انڈیا) لمیٹڈ۔

بنام

بینک آف مہاراشٹر اور دیگران

16 نومبر 2006

(ایچ کے سیم اور پی کے بالاسبرامنین، جسٹس صاحبان)

عمل زائد طریقہ کار۔ اپیل میں ضروری فریق کو لاگو نہ کرنا۔ اثر عدالت عالیہ نے ایک فریق کے حق میں حکم جاری کیا تھا۔ وہ فریق جسے اپیل میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس فریق کی عدم موجودگی میں حکم جاری کرنا جو اسے جانبداری کا شکار کر سکتا ہے یا عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے کام میں مداخلت کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، مناسب نہیں۔ حقائق پر، عدالت عالیہ نے پٹہ ڈیڈ میں طے شدہ رقم کے علاوہ اضافی رقم سٹی بینک کو ادا کرنے کے لیے کہا۔ پٹہ پر لینے والے کی اپیل پر، سٹی بینک کو شامل نہیں کیا گیا۔ منعقد، اپیل پٹہ دار کچھ زائد ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو چیلنج کر سکتا تھا۔ تاہم، سٹی بینک کو شامل نہ کرنے سے جو فیصلے سے متاثر ہو سکتا ہے، اس نے خود کو اس چیلنج کو اٹھانے سے روک دیا۔

عبوری حکم۔ مدعی کے خلاف اپیل۔ مدعی اپنے خلاف منظور کیے گئے ہر عبوری حکم کے خلاف اپیل کرنے کا پابند نہیں ہے۔ وہ حتمی حکم منظور ہونے تک انتظار کر سکتا ہے اور اس حتمی حکم کے خلاف اپیل میں حتمی حکم کی طرف لے جانے والے اور اس فیصلے کو متاثر کرنے والے تمام احکامات کو چیلنج کر سکتا ہے۔

'بے' نے اپنا صنعتی ادارہ اپیل گزار کو 11 سال کی مدت کے لیے 20 لاکھ روپے کے سالانہ کرایے پر پٹہ پر دیا۔ اپیل گزار کی طرف سے ضمانت کے طور پر 2 لاکھ روپے کی رقم ادا کی جاتی تھی اور ہر سال اس میں سے 1 لاکھ روپے کی رقم قابل ادائیگی 1 لاکھ روپے میں ایڈجسٹ کی جانی تھی۔ 'بے' نے

مدعا علیہ بینک سے رقم ادھار لی تھی۔ قرض کی رقم ادا کرنے میں ناکامی پر، مدعا علیہ بینک نے عدالت عالیہ کے سامنے وصولی کا مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہ بینک نے 'جے' کی جائیدادوں کے لیے وصول کنندہ کی تقرری کے لیے بھی درخواست پیش کی۔ اس درخواست کو واحد جج نے مسترد کر دیا تھا۔ دریں اثنا 'جے' نے اپیل کنندہ کو اس بینک کو 20 لاکھ روپے کی رقم ادا کرنے کی ہدایت دے کر اپنے قرض کو ختم کرنے کے لیے 'سٹی بینک' کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔

مدعا علیہ بینک نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل دائر کی۔ ایک عبوری حکم کے ذریعے، ڈویژن بنچ نے ایک وصول کنندہ مقرر کیا، اور وصول کنندہ کو جائیداد کے سلسلے میں اپیل کنندہ کو اپنا ایجنٹ مقرر کرنے کی بھی ہدایت کی۔ اس کے بعد ڈویژن بنچ نے وصول کنندہ کے تقرر کے حکم کی تصدیق کی۔

حکم نامے میں یہ بھی ہدایت کی گئی کہ اپیل کنندہ وصول کنندہ کو ادائیگی جاری رکھے جو بدلے میں مذکورہ رقم 'سٹی بینک' کو ادا کرے گا اور یہ کہ وصول کنندہ پلانٹ اور مشینری کے سلسلے میں الگ سے رائٹٹی طے کرے اور وصول کرے۔

وصول کنندہ نے ویلیوئر کی طرف سے ویلیوایشن کروائی اور ویلیوئر کی طرف سے تجویز کردہ تحریری قیمت کو قبول کیا لیکن محصول کو تحریری قیمت کے تقریباً 10 فیصد تک کم کر دیا اور اسے 8,46,000 روپے مقرر کیا اور ہدایت کی کہ پلانٹ اور مشینری کے لیے رائٹٹی کے لیے اپیل کنندہ کو ماہانہ 70,000 روپے ادا کرنے تھے۔ غیر منقولہ جائیداد کے لیے قابل ادائیگی 20 لاکھ۔

محصول کے تعین کو اپیل کنندہ نے ڈویژن بنچ کے سامنے چیلنج کیا تھا، جس کے تحت اس نے ہدایت کی تھی کہ اپیل کنندہ عدالت کے وصول کنندہ کی طرف سے واحد جج کے سامنے مقرر کردہ محصول کی رقم پر

سوال اٹھا سکتا ہے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے واحد جج کو منتقل کیا اور محصول کی ادائیگی کی ہدایت پر سوال اٹھایا اور مقدار پر مزید سوال اٹھایا۔ دریں اثنا، مقدمہ قرضوں کی وصولی ٹریبونل کو منتقل کر دیا گیا۔

ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا جس میں اس پر محصول 70,000 روپے مہینہ کی ادائیگی کے لیے لگائی گئی ذمہ داری کو چیلنج کیا گیا تھا۔ ذمہ داری کے پہلو پر، ٹریبونل نے رائے دی کہ اپیل کنندہ نے ذمہ داری کے حوالے سے ڈویژن بینچ کے حکم میں رضا مندی ظاہر کرنے کے بعد، اس پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا اور چیلنج کو مقدار تک محدود رکھنا پڑتا ہے اور وصول کنندہ کے نقطہ نظر پر غور کرتے ہوئے اس کا موقف ہے کہ واجب الادا محصول کی مقدار میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے اپیلی ٹریبونل اور عدالت عالیہ کے سامنے اس حکم کو نا کام چیلنج کیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔ سٹی بینک 'جسے روپے کی رقم۔ عدالت عالیہ کے حکم سے غیر منقولہ جائیداد کے کرایہ کے طور پر بیان کردہ اپیل کنندہ کی طرف سے 19 لاکھ روپے قابل ادائیگی تھے، اس اپیل میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا اس اپیل میں کوئی ایسا حکم جاری کرنا ممکن نہیں ہے جس سے سٹی بینک کو نقصان پہنچے یا جو سٹی بینک کے حق میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے کام میں مداخلت کرے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے کچھ تنازعات پر غور کرتے وقت اس پہلو کی مطابقت ہو سکتی ہے۔

(104-اے-بی)

2-1۔ ایک مدعی اپنے خلاف منظور کیے گئے ہر عبوری حکم کے خلاف اپیل کرنے کا پابند نہیں ہے۔ وہ حتمی حکم منظور ہونے تک انتظار کر سکتا ہے اور اس حتمی حکم کے خلاف اپیل میں حتمی حکم کی طرف لے جانے والے اور اس فیصلے کو متاثر کرنے والے تمام احکامات کو چیلنج کر سکتا ہے۔ (104-)

ای۔ایف)

انٹونی سی۔ لیو بنام نندلال بال کرشنن اور دیگر، (1996) سپ۔ 7 ایس سی آر 669 اور
مہیشور سنگھ بنام بنگال حکومت، (1859) 7 مو انڈ۔ ایپ۔ 283، حوالہ دیا گیا۔

2-2۔ لہذا، اصولی طور پر، یہ دلیل کہ اپیل کنندہ اس اپیل میں اس حکم کو چیلنج نہیں کر سکتا جس
میں کہا گیا ہے کہ اسے کرایہ کے علاوہ پلانٹ اور مشینری کے لیے محصول اس بنیاد پر ادا کرنی چاہیے کہ
جہاں تک عدالت عالیہ کا تعلق ہے، یہ حتمی ہو گیا تھا، قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن، فریقین کی صف سے سٹی
بینک کی عدم موجودگی میں اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول کرنے میں کچھ دشواری ہے۔ اس عدالت کی
طرف سے عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ ذمہ داری سے مختلف ذمہ داری پر کوئی بھی نتیجہ اور ادائیگی
سے متعلق و دیگر انتظام، عدالت عالیہ کے حکم پر اثر انداز ہو سکتا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ 500
کروڑ روپے کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے قابل ادائیگی 19 لاکھ روپے
(روپے ایڈجسٹ کرنے کے بعد)۔ سکیورٹی سے 1 لاکھ روپے) سٹی بینک کو اس بنیاد پر ادا کیے جائیں کہ
پلانٹ اور مشینری کے لیے علیحدہ محصول قابل ادائیگی ہے اور یہ مدعا علیہ بینک کو ادا کرنے کے لیے جوابدہ
ہے۔ (F-D-105)

نین سنگھ بنام کون ورجی اور دیگر، (1971) 1 ایس سی آر 207 اور سیتارام گول بنام سکھندی
دیال اور دیگر، (1972) 1 ایس سی آر 836، پر انحصار کیا۔

ستیا دھیان گھوسل اور دیگران بنام ایس ایم۔ دیوراجین دیبی اور دیگر، (1960) 3 ایس سی۔ آر۔
590 اور لونانکٹی بنام تھامان اور دیگر، (1976) سپ۔ ایس سی۔ آر۔ 74، حوالہ دیا گیا۔

3۔ اگرچہ قانونی طور پر اپیل کنندہ پٹہ کے معاہدے کے تحت طے شدہ رقم سے زائد کچھ بھی ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو چیلنج کر سکتا تھا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، اپیل کنندہ نے کسی ضروری فریق کو شامل نہ کر کے اس چیلنج کو اٹھانے سے خود کو روک لیا ہے جو فیصلے سے متاثر ہو سکتا ہے۔ (106-ای۔ ڈی)

4۔ کیس کے حقائق اور حالات پر، رائٹلی کو تحریری قیمت کے 6 فیصد پر طے کرنا مناسب ہوگا جیسا کہ ویلیور نے پایا ہے۔ رائٹلی 5 لاکھ روپے سالانہ ہوگی۔ وصول کنندہ کے حکم کی جیسا کہ ڈیس ریکوری ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے کہ اس کی مقدار 500 روپے مقرر کی گئی ہے۔ 70,000 فی مہینہ اس لیے ترمیم کی ضرورت ہے۔ آرڈر کے اس حصے میں ترمیم کی گئی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے ایک لاکھ روپے کی رقم جمع کرائی تھی۔ 34,99,232.87 روپے ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم اور اس عدالت کی جانب سے اس ادائیگی کے لیے دی گئی مدت میں توسیع کی روشنی میں۔ اس رقم میں سے ڈیس ریکوری ٹریبونل مدعا علیہ بینک محصول کو متعلقہ مدت کے لیے 5 لاکھ روپے سالانہ کی شرح سے تقسیم کرے گا اور اپیل کنندہ کو بقایا رقم واپس کرے گا۔ (107-بی۔ای)

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5005، رٹ پٹیشن نمبر 787/2004 میں بمبئی میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار، مورخہ 27.4.2004 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے چیتپت آریہما سندرم، رمیش ڈی دھنوکا، سید نقوی، سمیتا انا، رستم پردیوالا، روہنی موسیٰ اور آشا گوپالان نائر۔

جواب دہندگان کے لیے وجے پانڈے، بلراج دیوان، ڈی کے سہی، دھرو مہتا، ہرش وردھن جھا، لیش راج دیورا اور منوج مہتا (میسرز کے ایل مہتا اور کمپنی کے لیے)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پی۔ کے۔ بالاسبرامنین، جسٹس رخصت دی گئی۔

دونوں طرف سے سنا۔

1۔ 9.1.1990 پر، میسرز جیوتی کیمیکلز نے ریاست آندھرا پردیش میں واقع اپنے صنعتی ادارے کو اپیل کنندہ کو 11 سال کی مدت کے لیے 10,000 روپے کے سالانہ کرایہ پر پٹہ پر دیا۔ 20 لاکھ روپے کی رقم۔ اپیل کنندہ نے ضمانت کے طور پر 11 لاکھ روپے ادا کیے تھے اور ہر سال 5 لاکھ روپے کی رقم ادا کی جاتی تھی۔ وہاں سے 1 لاکھ روپے میں ایڈجسٹ کیا جانا تھا۔ اس سال کے لیے 20 لاکھ واجب الادا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میسرز جیوتی کیمیکلز نے بینک آف مہاراشٹر سے جائیدادوں کی سیکورٹی پر رقم ادھار لی تھی اور جائیدادوں کو باضابطہ طور پر گروی رکھنے پر اتفاق کیا تھا۔ 14.12.1993 پر، بینک آف مہاراشٹر نے قرض کے لین دین کی بنیاد پر اس کی واجب الادا رقم کی وصولی اور مبینہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے 1994 کا مقدمہ نمبر 307 بمبئی عدالت عالیہ کے اصل رخ پر دائر کیا۔ اس شکایت کے لیے شیڈول 'بی' میں شامل جائیدادوں کو گروی رکھنے کے لیے۔ یہ استدعا کی گئی کہ 25.11.1982 پر اس بینک کے حق میں مشینری کے حوالے سے ایک قیاس آرائی کی گئی تھی۔ اس مقدمے میں؛ اپیل کنندہ کو اصل میں فریق نہیں بنایا گیا تھا۔ لیکن بینک نے تھانے میں واقع میسرز جیوتی کیمیکلز کے ساتھ ساتھ ریاست آندھرا پردیش میں واقع صنعتی ادارے کی جائیدادوں کے لیے وصول کنندہ کی تقرری کے لیے درخواست پیش کی۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر ایکس ایل رول 1 کے تحت صنعتی ادارے، جس میں اپیل کنندہ پٹہ دار تھا، کے حوالے سے درخواست کو اس عدالت کے واحد جج نے مسترد کر دیا تھا۔ جج نے محسوس کیا کہ بینک نے سال 1982 میں قرض پیش کیا تھا؛ کہ بینک نے اپیل کنندہ کو کرایہ

دار کے طور پر قبضے میں رکھنے پر رضامندی ظاہر کی تھی بشرطیکہ اپیل کنندہ بینک کو 5 لاکھ روپے کی رقم ادا کرے۔ کرایہ کے طور پر 20 لاکھ، عدالت نے مزید محسوس کیا کہ اپیل کنندہ نے 1982 سے بینک میں رقم ادا نہیں کی تھی اور بینک نے صرف 1993 میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس کے علاوہ، اس دوران میسرز جیوتی کیمیکلز نے سٹی بینک کے ساتھ اپنے قرض کو ختم کرنے کے لیے ایک معاہدہ کیا تھا جس میں اپیل کنندہ کو 5 لاکھ روپے کی رقم ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس بینک کو 20 لاکھ، یہ بھی کہا گیا کہ بینک آف مہاراشٹر نے رقوم کی وصولی کے لیے فوری اقدامات نہ کرنے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اور ان حالات میں وصول کنندہ مقرر کرنا مناسب اور آسان نہیں تھا۔

2۔ بینک آف مہاراشٹر نے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل دائر کی۔ 4.4.1996 کے ایک عبوری حکم نامے کے ذریعے، ڈویژن بنچ نے صنعتی ادارے کے لیے ایک وصول کنندہ، عدالت وصول کنندہ، بمبئی عدالت عالیہ کا تقرر کیا۔ عدالت نے وصول کنندہ کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ جائیداد کے سلسلے میں اپیل کنندہ کو بغیر سیکیورٹی کے معمول کے شرائط و ضوابط پر اپنا ایجنٹ مقرر کرے۔ ضمانت بشمول وہ مشینری جو پہلے سے ہی کے طور پر اپیل کنندہ کے قبضے میں تھی، کو اپیل کنندہ کے قبضے میں جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد ڈویژن بنچ نے وصول کنندہ کے تقرر کے حکم کی تصدیق کی۔ اس نے اپیل کنندہ کی اس دلیل کو دیکھا کہ عدالت کا وصول کنندہ اپیل کنندہ سے اس سے زائد کچھ دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے جو اپیل کنندہ میسرز جیوتی کیمیکلز کو ادا کرنے کا جوابدہ تھا۔ ڈویژن بنچ نے اس دلیل کا جواب نہیں دیا لیکن اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ وصول کنندہ کے سامنے یہ عرض کرے اور مشاہدہ کیا کہ وصول کنندہ تمام متعلقہ مواد کو مد نظر رکھنے کا پابند ہے۔ حکم نامے میں یہ بھی ہدایت کی گئی کہ اپیل کنندہ ایک لاکھ روپے کی رقم ادا کرتا رہے۔ وصول کنندہ کو ہر سال 20 لاکھ روپے جو بدلے میں مذکورہ رقم سٹی بینک کو ادا کرے گا۔ حکم نامے میں یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وصول کنندہ ریاست آندھرا پردیش میں واقع پلانٹ اور مشینری کے سلسلے میں الگ سے رائٹلی طے کرے اور جمع کرے۔ اس کے بعد کے حکم کے ذریعے، آرڈر میں روپے کے اعداد و شمار کو تبدیل کر کے ترمیم کی گئی۔ 19 لاکھ روپے سالانہ کے مقابلے میں۔ 20 لاکھ روپے فی سال جیسا کہ اپیل کنندہ

کی طرف سے قابل ادائیگی ہے۔ 1 لاکھ روپے میں سے۔ 20 لاکھ روپے کی رقم میں سے 20 لاکھ روپے ایڈجسٹ کیے جانے تھے۔ 11 لاکھ سیکیورٹی کے طور پر ادا کیے گئے۔

3۔ وصول کنندہ پلانٹ اور مشینری کی تشخیص حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ قدر کنندہ نے 1,15,16,000 روپے کی قیمت تجویز کی۔ اور اطلاع دی کہ فرسودگی پر تحریری قیمت 74,44,600 روپے ہوگی۔ قدر کنندہ کی طرف سے یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ تحریری قیمت کا 15 فیصد رائلٹی کی مقدار ہوگی جو جمع کی جانی چاہیے۔

4۔ ڈویژن بنچ کی طرف سے اپیل کنندہ کو محصول کی ادائیگی کی ذمہ داری اور وصول کنندہ کے سامنے اس کی مقدار کے بارے میں اپنے اعتراضات اٹھانے کی آزادی کے پیش نظر، اپیل کنندہ نے یہ دلیل اٹھائی کہ تخمینہ لگانے والا نے پلانٹ اور مشینری کی مجموعی طور پر زیادہ قدر کی ہے اور 20 سال پرانی مشینری کی تحریری قیمت کا صحیح حساب نہیں لگایا ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے قابل ادائیگی محصول کے طور پر تحریری قیمت کا 15 فیصد لینا درست نہیں تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ میسرز جیوتی کیمیکلز کے لیے پٹہ دار کی ذمہ داری کو صرف اس وجہ سے بڑھایا نہیں جاسکتا کہ ایک قرض دہندہ نے میسرز جیوتی کیمیکلز پر مقدمہ دائر کیا تھا اور میسرز جیوتی کیمیکلز کی جائیدادوں کے لیے ایک وصول کنندہ مقرر کیا تھا۔ وصول کنندہ نے قدر کنندہ کی طرف سے تجویز کردہ تحریری قیمت کو قبول کر لیا لیکن محصول کو کم کر کے تحریری قیمت کا تقریباً 10 فیصد کر دیا اور اسے 8,46,000 روپے مقرر کیا اور ہدایت کی کہ اس کے لیے 10,000 روپے کی رقم مقرر کی جائے۔ 70,000 روپے کی رقم کے علاوہ پلانٹ اور مشینری کے لیے رائلٹی کے لیے اپیل کنندہ کو ماہانہ 70,000 روپے ادا کرنے تھے۔ غیر منقولہ جائیداد کے لیے قابل ادائیگی 20 لاکھ۔ جب اس طرح رائلٹی کے تعین کو اپیل کنندہ نے ڈویژن بنچ کے سامنے چیلنج کیا تو ڈویژن بنچ نے ہدایت دی کہ اپیل کنندہ عدالت کے وصول کنندہ کی طرف سے سنگل بنچ کے سامنے مقرر کردہ رائلٹی کی رقم پر سوال اٹھا سکتا ہے اور سنگل بنچ کو مناسب حکم منظور کرنے کی آزادی دی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے معروف واحد بنچ کو

منتقل کیا اور رائٹٹی کی ادائیگی کی ہدایت پر سوال اٹھایا اور مقدار پر مزید سوال اٹھایا۔ دریں اثنا، ڈیٹس ریکوری ٹریبونل کی تشکیل پر، بینک آف مہاراشٹر کی طرف سے دائر مقدمہ ڈیٹس ریکوری ٹریبونل کو منتقل کر دیا گیا۔ ڈیٹس ریکوری ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی درخواست پر غور کیا جس میں اس پر محصول کی ادائیگی کے لیے عائد ذمہ داری کو چیلنج کیا گیا تھا۔ 70,000 روپے مہینہ۔ ڈیٹس ریکوری ٹریبونل نے چیلنج کو مسترد کر دیا۔ ذمہ داری کے پہلو پر، ٹریبونل نے سوچا کہ اپیل کنندہ نے ذمہ داری کے حوالے سے ڈویژن بینچ کے حکم میں رضامندی ظاہر کرنے کے بعد، اس پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا اور چیلنج کو مقدار تک محدود رکھنا چاہیے اور وصول کنندہ کے نقطہ نظر پر غور کرنے کے بعد یہ قرار دیا گیا کہ واجب الادا رائٹٹی کی مقدار میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے اس حکم کو ڈیٹس ریکوری ٹریبونل کی اپیلی ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا۔ اپیلی ٹریبونل نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ایک تحریری درخواست کے ساتھ عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ 17.12.1998 کے حکم نے اپیل کنندہ کو خود ذمہ داری کو چیلنج کرنے سے روک دیا ہے اور دستیاب مواد پر، محصول کے تعین میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ 70,000 روپے مہینہ۔ اس طرح ڈویژن بینچ نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔ یہ وہ حکم ہے جسے اپیل کنندہ نے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

5۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات پر غور کرنے سے پہلے ہمیں یہ نوٹ کرنا ہوگا کہ سٹی بینک جس کو 500 کروڑ روپے کی رقم دی گئی ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم سے غیر منقولہ جائیداد کے کرایہ کے طور پر بیان کردہ اپیل کنندہ کی طرف سے 19 لاکھ روپے قابل ادائیگی تھے، اس اپیل میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جانبداری اس پہلو کی مطابقت اس وقت ہو سکتی ہے جب ہم اپیل کنندہ کی جانب سے ان کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے کچھ تنازعات پر غور کریں۔

6۔ فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ اپیل کنندہ بینک آف مہاراشٹر، ایک قرض دہندہ، کی طرف سے میسرز جیوتی کیمیکلز کے خلاف مقدمہ دائر کرنے سے بہت پہلے کرایہ دار تھا اور پٹہ خود

میسرز جیوتی کیمیکلز کی طرف سے اپیل کنندہ کو بینک کی رضامندی سے دی گئی تھی۔ فاضل وکیل نے پیش کیا کہ صرف اس وجہ سے کہ ایک قرض دہندہ نے میسرز جیوتی کیمیکلز کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا اور وصول کنندہ کا تقرر کرایا تھا، کرایہ دار کی ذمہ داری اور ذمہ داری میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا اور کرایہ دار کی ذمہ داری وہی رہے گی جو لیز کے معاہدے میں شامل ہے۔ فاضل وکیل نے انتہونی سی لیو بنام نند لال بال کرشنن اور دیگر، (1996) سپ 7 ایس سی آر 669 میں اس عدالت کے فیصلے سے حمایت طلب کی۔ اس دلیل کو بینک کی جانب سے بنیادی طور پر اس بنیاد پر پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے پہلے حکم میں یہ ہدایت دی تھی کہ 500 کروڑ روپے بینک کو دیے جائیں۔ 20 لاکھ، طے شدہ لیز کی رقم، غیر منقولہ جائیداد کے کرایہ دار کے لیے ادا کی جانی ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ اس رقم کے علاوہ پلانٹ اور مشینری کے لیے محصول ادا کرنے کا جوابدہ ہوگا۔ ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ ایک مدعی اپنے خلاف منظور کیے گئے ہر عبوری حکم کے خلاف اپیل کرنے کا پابند نہیں ہے۔ وہ حتمی حکم منظور ہونے تک انتظار کر سکتا ہے اور اس حتمی حکم کے خلاف اپیل میں حتمی حکم کی طرف لے جانے والے اور اس فیصلے کو متاثر کرنے والے تمام احکامات کو چیلنج کر سکتا ہے۔ پریوی کونسل نے مہیشور سنگھ بنام بنگال حکومت، (1859) 7 مو انڈ میں بیان کیا۔ ایپ۔ 283

“ہم بھارت میں رائج کسی بھی قانون یا ضابطہ بندی سے واقف نہیں ہیں جو مدعی پر یہ لازمی قرار دیتا ہے کہ وہ ہر عبوری حکم سے اپیل کرے جس کے ذریعے وہ تاوان کے تحت، اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے، تو اپیلٹ عدالت کے غور کا فائدہ ہمیشہ کے لیے ضبط کرنے کا تصور کر سکتا ہے۔ اس طرح کی تجویز کی حمایت میں کسی اختیار یا مثال کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے، اور ہم یہ تصور نہیں کر سکتے کہ انصاف کے تیز رفتار انتظامیہ کے لیے اس سے زائد نقصان دہ کوئی چیز ہوگی کہ ایک ایسا قاعدہ قائم کیا جائے جو مدعی پر اس طرح کی اپیل کی ضرورت کو مسلط کرے، جس کے تحت ایک طرف اسے لامتناہی اخراجات اور تاخیر سے ہراساں کیا جاسکتا ہے، اور دوسری طرف اپنے مخالف کو اسی طرح کی آفات کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔”

ضابطے کے دو مستثنیات مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 105 (2) ہیں جو ریمانڈ کے ڈگری کو بعد کے مرحلے میں چیلنج کرنے سے روکتی ہے، جبکہ ریمانڈ کے ڈگری کے مطابق منظور شدہ ڈگری نامے کو چیلنج کرتی ہے اور کوڈ کی دفعہ 97 جہاں حتمی ڈگری نامے سے اپیل دائر کرتے وقت، ایک مدعی اس ابتدائی ڈگری نامے پر سوال کرنے کا حق دار نہیں ہے جس پر یہ مبنی ہے اور جو پہلے حتمی ہو چکا تھا۔ چونکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت عظمیٰ کے لحاظ سے لاگو نہیں ہوتا ہے عدالت نے ستیہادھیان گھوسل اور دیگر بنام ایس ایم۔ دیوراجین دیبی اور دیگر، (1960) 3 ایس۔سی۔آر۔590 اور لوناکٹی بنام تھامان اور دیگر، (1976) سپ۔ایس سی آر 74 صفحہ 81 پر، کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 105 (2) بھی اس عدالت کو ریمانڈ کے بعد منظور کیے گئے ڈگری سے پیدا ہونے والی اپیل میں عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیے گئے ریمانڈ کے پہلے حکم کی درستگی کی جانچ کرنے سے نہیں روکتی۔ لیکن جہاں تک عدالت عالیہ کا تعلق ہے، ریمانڈ کا حکم حتمی ہوگا۔ (دیکھیں فیصلہ نین سنگھ بنام کونور جی اور دیگران، (1971) 1 ایس سی آر 207 اور سیتارام گوئل بنام سکھندی دیال اور دیگر، (1972) 1 ایس سی آر 836۔ لہذا، اصولی طور پر، یہ دلیل کہ اپیل کنندہ اس اپیل میں اس حکم کو چیلنج نہیں کر سکتا جس میں کہا گیا ہے کہ اسے کرایہ کے علاوہ پلانٹ اور مشینری کے لیے محصول اس بنیاد پر ادا کرنی چاہیے کہ جہاں تک عدالت عالیہ کا تعلق ہے، یہ حتمی ہو گیا تھا، قبول نہیں کیا جاسکتا۔

7۔ لیکن، یہاں ہمیں فریقین کی طرف سے سٹی بینک کی عدم موجودگی میں اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوتی ہے۔ جوابدہی کے بارے میں کوئی بھی نتیجہ جو ہماری طرف سے عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ سے مختلف ہے اور ادائیگی سے متعلق دیگر انتظام، عدالت عالیہ کے حکم پر اثر ڈال سکتا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ 500 کروڑ روپے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے قابل ادائیگی 19 لاکھ روپے (روپے ایڈجسٹ کرنے کے بعد)۔ سیکورٹی سے 1 لاکھ روپے۔ سٹی بینک کو اس بنیاد پر ادا کیے جائیں کہ پلانٹ اور مشینری کے لیے علیحدہ رائلٹی قابل ادائیگی ہے اور یہ بینک آف مہاراشٹر کو ادا کرنے کے لیے جوابدہ ہے۔ اس موقف کا مقابلہ کرنے کے لیے، فاضل وکیل نے پیش کیا

کہ اپیل کنندہ نے کرایہ دار میعاد تاریخ انقضاء ہونے پر 30.9.2000 پر انڈر ٹیکنگ ہتھیار ڈال دی تھی اور بینک آف مہاراشٹر نے بعد میں انڈر ٹیکنگ فروخت کر دی تھی اور میسرز جیوتی کیمیکلز کی ذمہ داری کے لیے کافی رقم وصول کی تھی اور ان حالات میں یہ عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے بینک آف مہاراشٹر کو کوئی محصول قابل ادائیگی نہیں تھی۔ ہمیں خود اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ تفصیلات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کو بغیر سیکورٹی کے معمول کے شرائط و ضوابط پر وصول کنندہ کے ایجنٹ کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی تھی اور پلانٹ اور مشینری کے لیے رائلٹی اس کے مطابق طے کی گئی تھی۔ ہم یہ بھی محسوس کر سکتے ہیں کہ محصول کی ادائیگی کے حکم کو چیلنج کرنے والی ایک مخصوص بنیاد بھی اپیل کی بنیاد پر متعین نہیں کی گئی ہے تاکہ مدعا علیہ بینک کو اس طرح کے دلیل کے نوٹس پر رکھا جا سکے حالانکہ یقیناً انتھونی سی لیو (اوپر) کے فیصلے اور بطور پٹہ دار اپیل کنندہ کی ذمہ داریوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو قابل ادائیگی کرایہ تک محدود ہے۔ اپیل کنندہ نے حکم کے اس حصے میں بھی رضامندی ظاہر کی ہے کیونکہ اپیل کنندہ، ہمارے مطابق، جائز طور پر یہ دعویٰ کر سکتا تھا کہ لیز کے قیام کے کرایہ دار اسے بے دخل کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی اور یہ عدالت پر ہوتا کہ وہ ہدایت کرے کہ 500 کروڑ روپے کی رقم۔ اپیل کنندہ کی طرف سے قابل ادائیگی 19 لاکھ وصول کنندہ کو ادا کیے جانے چاہئیں نہ کہ میسرز جیوتی کیمیکلز کو۔ ہم پہلے ہی اشارہ دے چکے ہیں کہ جو حکم ہم پاس کر سکتے ہیں اس کا اثر سٹی بینک کے روپے کی رقم جمع کرنے کے حق پر پڑ سکتا ہے۔ لیز کے قیام کے دوران ہر سال 19 لاکھ روپے، چونکہ ہمیں اپیل کنندہ کے ذریعے انجام دیے گئے لیز ڈیڈ کی شرائط پر یہ معلوم کرنا پڑ سکتا ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کا کرایہ دار صرف 60,000 روپے فی سال مقرر کیا گیا تھا اور باقی کرایہ دار پلانٹ اور مشینری کے لیے رائلٹی تھا جسے اس میں غیر منقولہ جائیداد کے طور پر بھی متعین کیا گیا تھا اور اس سے یہ سوالات پیدا ہوں گے کہ آیا پلانٹ اور مشینری کو بینک آف مہاراشٹر کے حوالے کر دیا گیا ہے، اس کے پاس سٹی بینک کے مقابلے میں اس رقم کا دعویٰ کرنے کی ترجیح نہیں تھی۔ اس صورت حال میں، ہم مطمئن ہیں کہ اگرچہ قانونی طور پر اپیل کنندہ کرایہ دار کے معاہدے کے تحت طے شدہ رقم سے زائد کچھ بھی ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو چیلنج کر سکتا تھا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، اپیل کنندہ نے کسی ضروری فریق کو شامل نہ کر کے جو ہمارے فیصلے سے متاثر ہو

سکتا ہے اور اس فیصلے کو قبول کر کے ہمارے سامنے اس چیلنج کو اٹھانے سے خود کو روک لیا ہے۔ اس لیے ہم اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی اس دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

8۔ اس کے بعد یہ سوال آتا ہے کہ آیا وصول کنندہ کی طرف سے مقرر کردہ اور ڈیٹس ریکوری ٹریبونل اور عدالت عالیہ کی طرف سے منظور شدہ رائٹلی کی مقدار میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے نشاندہی کی کہ کرایہ دار کے لین دین میں داخل ہونے کے وقت بھی فریقین نے پلانٹ اور مشینری کی قیمت 11,01,912.44 روپے اور وہ ویلیو ایشن 30.6.1985 پر تھی اور اگر بالکل بھی ہو تو، قیمت میں صرف مزید گراؤٹ ہوئی تھی اور ان حالات میں ویلیور نے پلانٹ اور مشینری کی مجموعی طور پر زیادہ قیمت 1,15,16,000 روپے رکھی تھی اور تحریری قیمت کا تعین کرنے میں 74,44,600 روپے تھی۔ فاضل وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ عدالت کے وصول کنندہ کے ذریعہ رائٹلی کے طور پر طے شدہ اور عدالت کے ذریعہ منظور شدہ تحریری قیمت کا 10 فیصد بھی اعلیٰ طرف تھا۔ دوسری طرف بینک کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ویلیور کی طرف سے کی گئی ویلیو ایشن پر کوئی مناسب یا قابل قبول اعتراض نہیں تھا اور اپیل کنندہ کے لیے ویلیو ایشن پر سوال کرنے میں بہت دیر ہو چکی تھی۔ فاضل وکیل نے مزید کہا کہ اس تشخیص کی قبولیت اور وصول کنندہ کی طرف سے اس کی 10 فیصد رائٹلی کے تعین میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ تحریری قیمت کا 10 فیصد حالات کے تحت معقول تھا۔

9۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حقائق اور کیس کے حالات پر، ان مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ہمارے سامنے پیش کیے گئے تھے، محصول کو تحریری قیمت کے 6 فیصد پر طے کرنا مناسب ہوگا جیسا کہ تخمینہ لگانے والے نے پایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ محصول 4,46,676 روپے فی سال ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس اعداد و شمار کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک پہنچانا مناسب ہے۔ وصول کنندہ کے حکم کی جیسا کہ ڈیٹس ریکوری ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے تصدیق کی ہے کہ اس کی مقدار 70,000 روپے فی مہینہ مقرر کی

گئی ہے۔ لہذا ہم حکم کے اس حصے میں ترمیم کرتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ کی طرف سے ہر سال قابل ادائیگی محصول 20 لاکھ روپے کی رقم کے علاوہ ہے۔ (مانس ایک لاکھ روپے۔ سیکورٹی سے ایڈجسٹ ہونے کے لیے ہوں گے)۔ 5 لاکھ اور اس شرح پر سالانہ رقم 5.7.1996 سے 30.9.2000 تک کی مدت کے لیے واجب الادا رقم کے طور پر ادا کی جانی چاہیے۔

10۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے 34,99,232.87 روپے کی رقم جمع کرائی تھی۔ پ 12.10.2004 پر ڈیٹس ریکوری ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم اور اس عدالت کی جانب سے اس ادائیگی کے لیے دی گئی مدت میں توسیع کی روشنی میں۔ اس رقم میں سے ڈیٹس ریکوری ٹریبونل متعلقہ مدت کے لیے بینک آف مہاراشٹر رائلٹی کو 5 لاکھ روپے سالانہ کی شرح سے تقسیم کرے گا اور اپیل کنندہ کو بقایا رقم واپس کرے گا۔ اگر جمع کی گئی رقم پر کوئی سود حاصل ہوا تھا، تو روپے کی رقم پر سود۔ مدعا علیہ بینک کو ہر سال 5 لاکھ روپے بھی تقسیم کیے جائیں گے۔ چونکہ اپیل کنندہ نے 30.9.2000 پر تاریخ انقضا ہونے پر احاطے کو ہتھیار ڈال دیا تھا، اس لیے مذکورہ ایڈجسٹمنٹ بینک آف مہاراشٹر کے کہنے پر وصول کنندہ کے تقرر پر عدالت کی طرف سے اپیل کنندہ کی عائد کردہ ذمہ داری کو ختم کر دے گی۔ سود کے ساتھ بقایا رقم، اگر کوئی ہو تو، اپیل کنندہ کو واپس کر دی جائے گی۔

11۔ اس طرح فریقین کو اس عدالت میں اپنے متعلقہ اخراجات برداشت کرنے کی ہدایت کے ساتھ محدود حد تک اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔

ڈی جی اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔